جلد ۱ | ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۳؁ھ ہجری علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ جمعرات ۔ ۶ ۔ اپریل ۱۹۰۵؁ء | نمبر ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اطلاع

مین بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہون۔ کہ اگرچہ منشی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہین مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے اُن کا نعم البدل اخبار کو ہاتھ آگیا ہے یعنے ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن جوان صالح اور ہر یک طور سے لائق جن کی خوبیون کے بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہین ہین یعنے مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل مرحوم ہو گئے ہین۔

میری دانست مین خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اُٹھی ہے۔ کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالےٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے۔ اور اُن کے کاروبار مین برکت ڈالے آمین ثم آمین ۔

خاکسار میرزا غلام احمد

۲۳ محرم الحرام ۱۳۲۳؁ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام

۳۰ مارچ ۱۹۰۵؁ء

میرا دل گوارا نہین کر سکتا تھا۔ کہ قادیان سے کوئی مفید سلسلہ جاری ہو اور وہ رُک جاوے۔ البدر کا چند روزہ وقفہ رنج تھا۔ سر دست اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے تدبیر نکالی ہے کہ میان معراج الدین عمر جنکو دینی امور مین اللہ تعالیٰ نے خاص جوش بخشا ہے۔ اس طرف متوجہ ہوئے اور نصرت اللہ یون جلوہ گر ہوئی کہ اسکی ایڈیٹری کیلئے میرے نہایت عزیز مفتی محمد صادق ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول قادیان کو منتخب کیا گیا۔ اور اس تجویز کو حضرت امام علیہ السلام نے بھی پسند فرمایا۔ مین یقین کرتا ہون کہ ہمارے احباب اس نعم البدل پر بہت خوش ہون گے

نور الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہور وعدہ ہائے انبیاء و مُرسلین

الدعوت

تا بکے جنگ و نبرد و کارزارت با خدا
اے سیاہ باطن ابترس از خشم رب العالمین

چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں دوبارہ ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھاکر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اوس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گذر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں ان سے جنگ کروں گا* اور میرے وہ حملے ان پر ہونگے۔ جو انکے خیال و گمان میں نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جھوٹ سے اسقدر دوستی کی کہ سچائی کو اپنے پاؤں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ پس خدا فرماتا ہے کہ میں نے اب ارادہ کیا ہے کہ اپنے غریب گروہ کو ان درندوں کے حملوں سے بچاؤں اور سچائی کی حمایت میں کئی نشان ظاہر کروں۔ اور وہ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ پس تم سوچکر دیکھو۔ کہ یہ دن کیسے ہیں؟ جو تم دیکھ رہے ہو۔ سچ کہو کہ کبھی تمہارے باپ دادوں نے سُنا تھا کہ جس زور سے اب ملک کو طاعون کھا رہی ہے۔ کبھی پہلے بھی ایسا زور ہوا تھا۔ اور جس طرح ابھی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک شدید زلزلہ نے تمہارے دلوں کو ہلا دیا۔ اور عام نقصان پہنچا دیا۔ اور لوگوں کو دیوانہ سا کر دیا۔ کبھی پہلے بھی تم نے یا تمہارے بزرگوں نے اس ملک میں دیکھا تھا؟ اور یاد رکھو کہ یہ تمام واقعات صرف تکلف اور بناوٹ سے پیشگوئیاں قرار نہیں دئے گئے۔ بلکہ سالہا سال ان کے وجود سے پہلے براہین احمدیہ میں خبر دی گئی تھی۔ اور ایسا ہی دوسری کتابوں میں جو میری تالیف ہیں یہ خبریں شائع ہو چکی ہیں اور یہ تو پُرانی باتیں ہیں ممکن ہے کہ اکثر لوگوں کو بھول گئی ہونگی کیونکہ غفلت اور عداوت اور بدظنی یہ تینوں جس جگہ اکٹھی ہو جائیں۔ وہاں حافظہ کب درست رہ سکتا ہے۔ خدا کے وعدے بھی ایمانداری سے ہی یاد رہتے ہیں۔ ورنہ جس شخص کا دل ایمان سے خالی ہو۔ وہ ہزار نشانوں کو بھی آنکھوں سے دیکھکر ایسا دل سے اتار دیتا ہے۔ جیسا کہ ایک تنکہ توڑ کر پھینک دیا جائے۔ غرض میں اس وقت پرانی پیشگوئیوں پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ اُن پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جنکے شائع کئے جانے پر قریباً ایک مہینہ گذرا ہے۔ دیکھو میرا اشتہار الوصیت جسکو میں نے ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع کیا تھا یہی اشتہار الحکم نمبر ۔ جلد ۹ کے صفحہ ۱۱ پر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ اور پھر دوبارہ الحکم مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں وہی الہام شائع ہوا ہے۔ ان پیشگوئیوں میں سے ایک خبر کے الفاظ یہ ہیں۔ کہ ۲۶ فروری ۱۹۰۵ء کی رات کو جسکی صبح ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء تھی میں نے بطور کشف دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شور قیامت برپا ہے میرے منہ میں یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے اور مجھے دکھایا گیا کہ ملک عذاب الٰہی سے مرت جانے کو ہے نہ مستقل سکونت اس کی جگہ رہیگی نہ عارضی سکونت مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی اور پھر مارچ کے مہینہ میں خدا تعالےٰ نے اپنی وحی پاک سے میرے پر ظاہر کیا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ پیشگوئی بھی اسی الحکم ۲۴ مارچ☆ میں شائع ہو چکی ہے۔ اب اے عزیزو! سوچ لو۔ کہ کیا یہ زلزلہ جو ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو اس ملک میں ظاہر ہوا ایسا نشان نہیں ہے؟ جس کی خدا نے پہلے سے خبر دی ہے۔ دیکھو کتابوں میں لکھا گیا تھا۔ کہ مہدی موعود کے زمانہ میں کسوف خسوف ہوگا۔ اور مسیح موعود کی نسبت خود عیسائی صاحبوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑیگی۔ یعنے طاعون۔ اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کریگا۔ اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان تمام علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جبکہ تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں پچیس سال سے اس وقت موجود ہوں۔ پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے۔ ان تمام علامتوں کا مصداق تو وہ ہے۔ جو ان نشانوں کے ظہور کے وقت موجود ہے۔ نہ وہ کہ جس کا ابھی دنیا میں نام و نشان نہیں۔ یہ عجب سخت دلی ہے۔ جو سمجھ میں نہیں آتی۔ جبکہ میرے دعوے کے ساتھ سب نشان ظاہر ہو چکے۔ اور میری مخالفت میں کوششیں بھی ہو کر ان میں نامرادی اور ناکامی رہی۔ مگر پھر بھی انتظار کسی اور کی ہے؟ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ میں نہ جسمانی طور پر آسمان سے اترا ہوں اور نہ میں دنیا میں جنگ اور خونریزی کرنے کے لئے آیا ہوں بلکہ صلح کے لئے آیا ہوں۔ مگر میں خدا کی طرف سے ہوں۔ میں یہ پیشگوئی کرتا ہوں کہ میرے بعد قیامت تک کوئی ایسا مہدی نہیں آئے گا۔ جو جنگ اور خونریزی سے دنیا میں ہنگامہ برپا کرے اور خدا کی طرف سے ہو اور نہ کوئی ایسا مسیح آئے گا جو کسی وقت آسمان سے اترے گا۔ ان دونوں سے ہاتھ دھو لو۔ یہ سب حسرتیں ہیں۔ جو اس زمانہ کے تمام لوگ قبروں میں لے جائیں گے۔ نہ کوئی مسیح اُترے گا اور نہ کوئی خونی مہدی ظاہر ہوگا۔ جو شخص آنا تھا وہ آچکا۔ وہ میں ہی ہوں جس سے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ جو شخص مجھے قبول نہیں کرتا۔ وہ خدا سے لڑتا ہے۔ کہ تو نے کیوں ایسا کیا۔ حالانکہ ایسی غلطیاں یہود سے بھی ہوتی رہی ہیں اور اُن کے علماء بھی پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتے رہے ہیں۔ کہ سمجھا کچھ اور آخر ظاہر ہو گیا کچھ۔ عزیزو! عزیزو! شرم اور حیا کرو۔ کہ خدا کے دن آ گئے اور آسمان تمہیں وہ کرشمے دکھا رہا ہے۔ جن کی تمہارے آباؤ اجداد کو خبر نہ تھی۔ مبارک وہ جو میرے بارے میں ٹھوکر نہ کھاویں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المشتہر خاکسار مرزا غلام احمد ۔ ۵ ۔ اپریل ۱۹۰۵ء عیسوی

* جنگ سے مراد انسانی جنگ نہیں ہے۔ بلکہ فرشتوں کا جنگ اور قضا و قدر کا جنگ۔ منہ ☆ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۲۰ پر بھی یہ الہام شائع ہو چکا ہے۔ منہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے سب حمد اور ثناء جو سب کا خالق ہے اور سب کا مالک ہے اور رازق ہے۔ دیکھتا ہے اور سنتا ہے۔ غفور الرحیم ہے۔ ہمارے گناہوں کو بخشتا ہے۔ اور ہمیں صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ اور حسنات عطا کرتا ہے اور اعمال صالح کی توفیق دیتا ہے۔ کوئی قوت نہیں اُسکی قوت کے سوائے اور کوئی طاقت نہیں اُسکی طاقت کے علاوہ۔ وہ سب پر غالب ہے اور سب کے اُسکی خادم ہے۔ اور جسکے لئے دروازہ کھولے اُسپر کوئی بند نہیں کر سکتا۔ اور جسپر وہ بند کرے اُس کے لئے کوئی کھول نہیں سکتا۔ وہ حی اور قیوم ہے۔ وہ زندگی ہے اور زندگی کا سرچشمہ ہے اور اُسی کے ساتھ سب کی زندگی ہے۔ وہ ایک اللہ ہے اور وہ ایک ہی اللہ ہے۔ وہ اوّل اور آخر ہے۔ وہ ظاہر ہے اور وہ باطن ہے۔ وہ آدم کا ربّ وہ نوح کا ربّ وہ مبارک ابراہیم کا ربّ وہ اسمٰعیل و اسحٰق کا ربّ وہ موسیٰ کا ربّ وہ داؤد و سلیمان کا ربّ و عیسیٰ کا ربّ وہ نبیوں کے سردار محمدؐ کا ربّ وہ ہمارے سردار و امام احمدؑ کا ربّ۔ ربّ العالمین۔ کیسا حسین کیسا محسن کیسا پیارا۔ ہزاروں ہزار اور ملیونہن ملیین سلام اور صلوٰۃ اور برکات اور رحمتیں نازل ہوں اُس محمدؐ پر جس نے ہم کو ایسا رب سنایا اور دکھایا اور ملایا اور اُس محمدؐ کے جانشین احمدؑ پر جس نے اِس زمانہ میں پھر توحید الٰہی کا جھنڈا بلند کر دیا اور خشک زمین اپنے تیم شیبی آب چشم سے سیراب کر کے مُردوں کو زندہ کر دکھایا۔ اے خدا تو اپنے عاجز بندے کے گناہ معاف کر اور پردہ پوشی فرما اور اپنی مغفرت میں لے۔ اللّٰھم رب اغفرلی ذنبی و اخسأ شیطانی و فک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلیٰ۔ اے خدا ہمارے گناہ بخش ہماری خطائیں معاف فرما۔ کہ تیرے سوائے کوئی بخشنے والا نہیں۔ ہمیں صراط مستقیم پر چلا۔ دین محمدی کو علو عطا فرما اور اُس کے مخالفوں کو پست و ذلیل کر دے۔ ہمیں ناصران دین حق میں سے بنا۔ اپنی مخلوق پر رحم فرما اور انہیں توفیق دے کہ تیرے رسول کی اطاعت کریں اور اُس سے مونہہ موڑ کر ایک طرف نہ ہو جائیں۔ ہم پر رحم فرما کہ ہم معاصی کو ترک کریں اور زندگی بھر اُنسے بچیں۔ ایسے اشتغل سے ہم کو بچا جو ہمارے لئے مفید نہیں اور وہ باتیں ہمیں سُجھا اور سمجھا اور عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ سب آسمان و زمین کا ابتداء تجھ سے ہی تو ذوالجلال والاکرام تو صاحب عزت الّتی لاتُرام ہے۔ تیرے نام میں برکات ہیں اُسی نام کے ساتھ میں اِس کام کو شروع کرتا ہوں جو خدمت دین اسلام کا کام ہے اور تیرے فرستادہ برگزیدہ مسیح موعودؑ کی خدمت گذاری ہے۔ اِس میں اپنی برکت اور رحمت اور اپنی رضا رکھ لکھنے والوں اور لکھانے والوں اور پڑھنے والوں کے لئے۔ روپے خرچنے والوں اور مدد کرنے والوں کام کرنے والوں کے لئے۔ اور سننے والوں اور سنانے والوں کے لئے۔ اور اِس عاجز بندے کو اپنے پاک کلمات عطا و القا و الہام فرما جو دلوں میں قائم رہنے والی تاثیر کریں اور مخلوق کو تیرے راہ پر لادیں اور دین کے دشمنوں پر حجت قاطع قائم کریں۔ اللّٰھم الھمنی رشدی و اعذنی من شر نفسی۔ اللّٰھم اجعل سریرتی خیراً من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ۔ اللّٰھم رب اجعل لی لسان صدقٍ فی الاٰخرین۔ رب اشرح لی صدری و یسر لی امری اور دنیا و آخرۃ میں حسنات عطا فرما حضرت اخی المکرم حکیم مولوی نور الدین صاحب کو قرآن جنکی جان ہے اور جنکے درس قرآن سے اِس اخبار کے ناظرین نے آجتک فائدہ اُٹھایا اور آئندہ مستفید ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور ایسا ہی دنیا و دین کی نعمتیں اور برکتیں عطا فرما۔ قوم کے لیڈر حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کو جنکی دردمندانہ پُر تاثیر نصائح و وعظ انسان کو حقیقی عاشق مزاج بنا دیتی ہیں اور اپنی بخشش اور رحمت اور برکت نازل کر۔ میرے مکرم دوست حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے پر جنہوں نے اِس اخبار کے انتظام کو اپنی ماتحتی کا فخر عطا فرمایا ہے۔ رحمت و مغفرت نازل کر۔ محمد افضل خاں کی روح پر جس نے البدر اخبار کی بنیاد رکھی تھی اور ابتک چلایا تھا اُسے جزائے خیر دے اور جنت میں اچھی جگہ دے۔ اور نیز رحمت و برکت نازل فرما اِس اخبار کے پروپرائیٹر میاں معراج الدین عمر پر جس نے اپنی فراخ حوصلگی سے دوبارہ اسکو نئے سرے سے جاری کرنیکا بوجھ بھی پھر اپنے سر پر اُٹھایا ہے۔ اور اور بھی ترقی عطا فرما ہمارے پرانے دوست الحکم کو جو اِس سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ ربنا لاتؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولاتحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنابہٖ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکٰفرین۔ ربنا لاتشمت بنا الاعداء ربنا ولا تجعلنا فتنۃ للقوم الظٰلمین۔ ربنا واٰتنا ماوعدتنا علیٰ رسلک ولاتخزنا یوم القیٰمۃ۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ اٰل ابراھیم و بارک و سلم انک حمید مجید۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔ آمین ثم آمین۔ عاجز محمد صادق عفی اللہ عنہ

خدا کی تازہ وحی

۲۳- مارچ ۱۹۰۵ء حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب باری میں دعا کر رہے تھے کہ نزول وحی ہُوا۔ سلاماً سلاماً۔

یکم اپریل ۱۹۰۵ء- رات کے وقت نزول وحی ہُوا۔

مَحَوْنَا نَارَ جَھَنَّمَ۔ ہم نے جہنم کی آگ کو محو کیا۔

فرمایا اجتہادی طور پر ایسا خیال آتا ہے کہ شائد اللہ تعالیٰ اب قریباً طاعون کو دنیا سے اُٹھانے والا ہے۔ واللہ اعلم۔ یا یہ کہ اِس گاؤں سے اُٹھانے والا ہے۔

۲- اپریل ۱۹۰۵ء- موت دروازے پر کھڑی ہے۔

۳- اپریل ۱۹۰۵ء- رویاء۔ دیکھا کہ مرزا نظام الدین کے مکان پر مرزا سلطان احمد کھڑا ہے۔ اور سب لباس سرتاپا سیاہ ہے۔ ایسی گاڑھی سیاہی کہ دیکھی نہیں جاتی۔ اُسی وقت معلوم ہُوا کہ یہ ایک فرشتہ ہے جو سلطان احمد کا لباس پہنکر کھڑا ہے اُسوقت مینے گھر میں مخاطب ہو کر کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ تب دو فرشتے اور ظاہر ہو گئے اور تین کرسیاں معلوم ہوئیں اور تینوں پر وہ تین فرشتے بیٹھ گئے اور بہت تیز قلم سے کچھ لکھنا شروع کیا جسکی تیز آواز سنائی دیتی تھی۔ اُنکے اُس طرز کے لکھنے میں ایک رُعب تھا۔ میں پاس کھڑا ہوں (کہ بیداری ہو گئی)

اُسی وقت حضرت اقدسؑ نے یہ خواب سنایا اور فرمایا کہ کوئی ہیبت ناک نشان ہونے والا ہے۔ اِسکی تعبیر یوں ہے کہ سلطان احمد سے مراد ایسے دلائل اور براہین ہیں جو دلوں پر تسلط کرتے اور دلوں کو پکڑ لیتے ہیں اور نظام الدین سے مراد ایسا نشان ہے جس سے دین اسلام کی صلاحیت ہوگی اور اُسکا نظام درست ہو جائیگا۔ سیاہ کپڑے ظاہر کرتے ہیں کہ ایک کوئی ڈرانے والا نشان ظاہر ہونے والا ہے اور یہ جو کہا کہ یہ میرا بیٹا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ یہ ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نتیجہ بچے کو بھی کہتے ہیں۔

۵- اپریل ۱۹۰۵ء- کَفَفْتُ عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔ فرمایا بنی اسرائیل سے مراد وہ قوم ہے جسپر اس قسم کے واقعات تکلیف وارد ہوئے ہوں جیسے کہ بنی اسرائیل پر فرعون کے زمانہ میں ہوئے تھے اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری جماعت بنی اسرائیل سے مشابہ ہے وہ لوگ جو اُنپر بیجا ظالمانہ حملہ کرتے ہیں اُنکو خدا تعالیٰ نے فرعون سے مشابہت دی ہے۔ اور پیشگوئی کا حاصل مطلب یہ ہے کہ ایسے بیجا حملہ کرنیوالے لوگ روک دیئے جائینگے اور ایسے نشان ظاہر ہونگے کہ اُنکی باتوں کا لوگوں کے دلوں پر کچھ اثر نہیں ہوگا۔

۶- اپریل ۱۹۰۵ء- کوئی روح کہتی ہے "ہم نے وہ جہان چھوڑ دیا ہے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی آدمی ہم سے تعلق دوستی یا دشمنی رکھنے والا اِس جہان سے گذر جائے گا۔

محمد افضل مرحوم

اس مرحوم بھائی کے لائف کا گہرا مطالعہ کر کے مجھے ایک بات عجیب نظر آئی ہے اور وہی اس قابل ہے کہ طالبان حق و رشاد کے لئے اسوہ اور نمونہ بنے۔ گذشتہ زندگی میں جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ ہمارا یہ ماسوف و مرحوم بھائی کبھی نہ تو اس قابل ہوا۔ کہ نمونہ ٹھہرتا۔ اور نہ اس کے حالات اور تقلبات دیکھنے اور برتنے والوں کی نگاہ میں شہرت عام اور بقائے دوام کے استحقاق کا کوئی نشان رکھتے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی زندگی بہت ہی محدود ہے۔ مگر ایک عارف کی بازدید کے لحاظ سے ابدی اور نہایت بابرکت ہے

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ دنیا کے دلکش نظارہ گاہوں کے فرحت بخش ہواؤں میں پیٹ بھر کر سیر کرنے کے بعد ہمارے مغفور بھائی کو معلوم ہوا۔ کہ یہ سب فانی اور خیالی تھیٹر ہے۔ اور ان ناپائیدار لذتوں پر سرنگون ہونے کا انجام اچھا نہیں۔ اس روحانی تبدیلی نے انہیں قادیان کی طرف متوجہ کیا۔ جو ابدی اور باقی لذتوں اور واقعی روح افزا نظاروں کی سارے جہان میں ایک جگہ ہے اس کشش اور میلان کی انہوں نے بلا مدافعت پیروی کی۔ قادیان میں آئے۔ چند روز رہے۔ پورے بے سامان اور عیال کثیر اور بظاہر معاش کا کوئی امید دلانے والا منظر نہیں۔ باایں ہمہ صدق دل سے عزم کر لیا۔ کہ جو ہو سو ہو۔ یہاں سے نہیں جاؤں گا۔ یہ ایک فقرہ یا عہد ہے۔ جو بہت سے موہنوں سے نکلا۔ میرے کانوں نے سنا ہے۔ اور میرے حافظہ نے یاد رکھا۔ مگر کہنے والوں نے آخر کار ایسا دکھایا کہ انہوں نے منہ سے کوئی مردانہ بات نہیں نکالی تھی۔ بلکہ تھوک پھینکی تھی۔ خدا تعالےٰ نے بھی ان کے دل کو دیکھ کر ان کے عہد اور وعدہ پر توفیق نازل نہ فرمائی۔ مگر مرحوم ... محمد افضل کے خلوص نیت کا ثبوت خواتیم اعمال نے دیدیا اور سب قیل اور قال کا خاتمہ کر دیا۔

مرحوم کے دل میں مدت سے خیال تھا کہ قادیان میں ایک اخبار نکالا جائے۔ اس مضمون کا ایک مفصل خط ایک دفعہ انہوں نے افریقہ سے مجھے لکھا تھا۔ یہاں وہ قیام کے عزم بالجزم اور دوام سکونت کے اسباب کے تلاش اور بہبود اشت نے انہیں اس ارادہ پر پختہ کر دیا۔ اور آخر انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ فلاح دارین کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس سے قوم کی خدمت بھی ہوگی۔ اور قوت لایموت بھی مل جائے گی۔

البدر نکلا۔ مختلف اوقات میں نہیں۔ شروع سے آخری دم تک اس کی راہ میں انہیں مصیبتیں اور روکاٹیں پیش آئیں۔ شاید کم ہی لوگ واقف ہوں گے مرحوم اور اس کے عیال نے بسا اوقات دن کو آدھا پیٹ کھانا کھایا اور رات کو بھوکے سو گئے۔ اور اکثر خشک نون۔ مرچ کے ساتھ کچی پکی مسی روٹیاں کھا کر گذارہ کیا۔ کچی پکی میں نے اس لئے کہا۔ کہ ایندھن خریدنے کی طاقت بھی نہ ہوتی۔ نہ صرف بچے پھٹے پرانے کپڑوں میں ادھر ادھر پھرتے نظر آتے — بلکہ خوبصورت نوجوان باپ بھی اسی رحم انگیز ہیئت میں باہر نکلتا۔ اور کاروبار کرتا ہے۔ ایک لائق اور بہتوں سے افضل منشی۔ انگریزی میں عمدہ دستگاہ رکھنے والا۔ باہر نکل کر خوب کمانے اور عمدہ گزران والا۔ کون سی بات تھی جس نے اسے ایسی زاہدانہ زندگی کے اختیار کرنے پر مجبور کیا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت اور آپ کی معیت کی لذت

غرض مرحوم کے اخلاق میں یہ استقامت اور استقلال کا خلق مجھے قابل قدر اسوہ نظر آیا ہے۔ یہی وہ نور ہے جس سے اللہ تعالےٰ ملتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوان بھائی کو جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی استقامت کے نمونہ سے بہتوں کو مستفید کرے۔ آمین

عبدالکریم - ۲۰- اپریل ۱۹۰۵ء

مندرجہ ذیل مرثیہ میرے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب نے برادرم محمد افضل خانصاحب کی وفات پر لکھکر الحکم میں درج ہونے کو بھیجا تھا۔ میں نے اس مرثیہ کے اندراج کے آئینے بدر کے پہلے نمبر کو بہت موزوں سمجھا۔ اس لئے بدر میں چھاپ دیتا ہوں۔ (ایڈیٹر الحکم)

مرثیہ ترکیب بند بر وفات حسرت آیات .. بابو محمد افضل خانصاحب ایڈیٹر البدر۔ از عاجز محمد نواب خان ثاقب میرزائی مالیرکوٹلوی

بند اوّل

دوستو اک سناؤں غم کی بات — دوست اپنا بچھڑ گیا ہیہات
خادم دین محمد افضل خان — جنمیں تھیں مسیح احمدی کی صفات
ہاتھ احمد کے ہاتھ میں دیکر — ماری دنیا کے سر پہ اس نے لات
ایسے سردلعزیز کو کھو کر — کیسے ہوگی تلافی مافات*

ہائے گہنا گیا رخ البدر* — بدر انور پہ چھا گئی ظلمات
بدر کا چہرہ پڑ گیا ہے ماند
چھپ گیا کالے بادلوں میں چاند

بند دوم

دل کی بستی جو حق سے تھی سونی — قادیاں میں رسائی تھی دہونی
کر رہا تھا ترقی ایمان — چوگنی رات اور دن دونی
ہو لیا ساتھ ساتھ موسیٰ کے — چھوڑ فرعونی اور قارونی
ظل احمد کے سایہ میں اس کو — ملگئی عزت ہمایونی
مال دنیا کی تھی کمی لیکن — دولت دین کی تھی افزونی
مال دنیا نہ تھا یہ تھا دلشاد
نیک اولاد سے تھا گھر آباد

بند سوم

ان میں ایک ہونہار تھا بچہ — جسکا تھا پیارا نام عبداللہ
چلبلا اور اسپہ باتمکین — شوخ اور اسپہ شرم کا پتلا
بھوک میں سیر چشم رہتا تھا — پیاس میں آب صبر کا پیاسا
گھر سے باہر تھا کھیل کے اندر — اوسنے اور مینہ میں بھاگ کر لیکا
مادر مہربان کی شفقت سے — گرم توشک رضائی میں دبکا
گرمی سردی سے پھر بخار ہوا
نتیجہ مرگ کا شکار ہوا

بند چہارم

اُف نہ کی باپ نے ذرا ڈر سے — آہ تک بھی نہ کھینچی اندر سے
پی گیا دل ہی دل میں صبر کے گھونٹ — منہ میں کچھ بھی گیا نہ باہر سے
ایک دن رات چپ رہا افضل — شور و شیون نہ کچھ اٹھا گھر سے
آنکھیں پتھرا گئیں نہ نکلے اشک — بہتے دیکھا ہے پانی پتھر سے
دل کے جذبات پر رہا قابو — ذکر نام خدائے اکبر سے
صبر کا جام پی کے لیٹ گیا
اپنی ہستی کی صف لپیٹ گیا

بند پنجم

ترجمان تھا دم مسیحا کا — تھا زبان تھا کلام عیسےٰ کا
یوسف مصر احمدی کا غلام — ذکر چھوڑو یہاں زلیخا کا
رخ احمد کا وہ فدائی تھا — ہالہ تھا اپنے ماہ سیما کا
جتنی سنتا تھا اتنی لکھتا تھا — جوش دل میں تھا حق کے دریا کا
دور بیٹھے ہم اس سے سنتے تھے — وعظ حق کا سر چلیپا .. کا
افضل پاک خو بخاک برفت
پاک و بے عیب و پاک برفت

---

*اس میں شک نہیں۔ کہ البدر کو زوال لازم ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا نام بدر ہے اور وہ بلا الف لام تعریف کے ہی اور وہ وہ بدر ہی ہے جسے قرآن کریم الفرقان فرمایا ہے۔ اس میں کفر اور اسلام میں فیصلہ ہوا ہمارے مرحوم افضل نے ناواقفیت سے بدر پر الف لام لگا دیا۔ اسمیں شک نہیں کہ مرحوم اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے البدر (چودھویں رات کا چاند) تھا۔ لاجرم اپنی منزل پوری کر کے اپنے مولیٰ سے جا ملا۔ مگر بدر کو تو زوال نہیں وہ تو ہمیشہ...

*مولانا ثاقب نہ گھبرائیے نہیں۔ اللہ تعالےٰ صابرین کو بہتر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ البدر کو نعم البدل ملگیا۔ یعنی میرا محترم بھائی صادق (یعقوب علی)

بند ششم

ہم کو کھائیگا تیرا غم اے دوست	کھا گئے تیرے غم کو ہم اے دوست
احمدی قوم کا تو تھا غمخوار	قوم دیکھیگی ایسے کم اے دوست
لکھنا پڑھنا خط و کتابت سب	چھوڑ بیٹھا تو کیسے قلم اے دوست
نافع الناس تھا وجود تیرا	بھائی کیون منزل عدم اے دوست
پھر بھی ملئے گا یار لوگون سے	تم کو اللہ کی قسم اے دوست

اچھا اللہ کی امان مین جا
جنت خلد کے مکان مین جا

بند ہفتم

پیارے افضل ترا خدا حافظ	دور جا تا ہی جا خدا حافظ
تجھکو اللہ نے بلایا ہے	ہم نے رخصت لیا خدا حافظ
تجھکو ہم الوداع کہتے ہین	تیرے سب آشنا خدا حافظ
بخشدینا کہا سنا سارا	کرتے رہنا دعا خدا حافظ
ہم نہ بھولین گے جیتے جی تجھکو	یاد رکھنا بھلا خدا حافظ

ثاقبا - یار کو کرو رخصت
یار غمخوار کو کرو رخصت

خاکسار محمد نواب خانصاحب ثاقب میرزا خانی مالیر کوٹلوی

تہذیب الاسلام

حضرت حق سبحانہ و تعالے کے فضل و کرم اور اس کی نصرت سے تہذیب الاسلام مصنف ترک اسلام مرتد کا دندان شکن جواب طیار ہو رہا ہے۔ جسمین دہرمپال کی چالاکی اور ناپاکی سے اعتراض کرتے ہوئے اس کی تمام غائبانہ تحریرون اور افترا پردازیون کا بفضلہ جواب ہوگا۔ اور آخری حصہ مین آریہ سماج اور اس کے اصول باطلہ کا تمام تار و پود اور شیرازہ دکھایا جائیگا۔ انشاء اللہ۔ تاکہ ایسے پرلے درجہ کے ناستک آریہ سماج پر اتمام حجت ہو۔ و الا بدزبانون سے کیا امید ہے۔ کہ حق کو تسلیم کرین۔ اس کو ناحق بانس پر چڑھانے کا لطف اُٹھائے رسالہ اختیار الاسلام تھوڑا رہگیا ہے۔ احمدی احباب محروم نرہین

تمام درخواستین بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئین

براہین احمدیہ

صرف پونے تین روپے مین عمدہ کاغذ خوشخط لکھی ہوئی ملیگی درخواستین بنام میان معراج الدین عمر معراج منزل نولکھا۔ لاہور

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائیت

ازدواج مسیح ناصری

ایک فاضل محقق عیسائی پریزیڈنٹ ہاڈ صاحب نے اپنے لیکچر مین بڑے زور و شور سے اس امر کو ثابت کر دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے نہ ایک بلکہ متعدد شادیان کی تھین۔ اناجیل مین حضرت مسیح کے ساتھ بہت سی عورتون کا ایسی بے تکلفی سے رہنا خود ایک نیک دل آدمی کے حسن ظن کو یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے۔ کہ حضرت عیسے نے ان عورتون کو اپنے حق نکاح مین لاکر اس قدر بے تکلفی کا برتاؤ ان کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ جس کا ذکر خود مسیحی کتب مین درج ہے لیکن فاضل ہاڈ نے دو اور زبردست ثبوت اس امر کے واسطے پیش کئے ہین۔ ایک تو یہ ہے۔ کہ جس برات پر حضرت مسیح کی والدہ شراب کے کم ہو جانے پر گھبرائی ہوئی آئی تھین۔ اور حضرت مسیح کو بھی اتنا فکر پڑا تھا۔ کہ نہائت توجہ خرچ کر کے اور خدا سے دعائین مانگ مانگ کر اس وقت کی خفت کو دور کر لیا۔ اس وقت خود مسیح ہی تھے۔ اور انھین کی شادی تھی چنانچہ صاحب مکان نے انھین کو طلب کر کے فرمایا تھا۔ کہ تمہارا شراب کم نہین ہوا دوم یہ کہ وہ عورتین حضرت مسیح کو بالفاظ ربی بلاتی تھین۔ اور عبرانی زبان مین عورتین اپنے خاوند کو اسی طرح خطاب کرتی ہین۔ فاضل ہاڈ نے یہ دعوی صرف خیالی رنگ مین نہیں رکھا۔ بلکہ اس کا اور اس کے سینکڑون ہم خیال دوستون نے اس پر عمل کر کے متعدد شادیان کی ہین۔ انھین مین سے ایک معزز صاحب سمتھ نام کی خط و کتابت اس عاجز کے نام بھی ہے۔ اور سمتھ صاحب نے مجھے اپنی تصویر معہ اپنی پانچ بیویون کی تصویر کے جو سب ایک ہی وقت مین ان کے زیر نکاح تھین ایک گروپ مین میرے پاس ارسال کی ہین۔ جو اس وقت موجود ہے۔ اور جو چاہین۔ یہان ملاحظہ فرما سکتے ہین

ڈاکٹر ڈوئی مدعی نبوت کی بیوی سخت بیمار ہے تبدیلی ہوا کے لئے اس کو کسی جزیرہ مین بھیجا گیا ہے۔ بیٹے اس کو ہمدردی کا خط لکھا ہے۔ اور ہمدردی کی وجہ بالخصوص یہ ظاہر کی ہے۔ کہ ڈوئی سارے دنیا کے بیمارون کو شفا کے واسطے اپنے شہرون مین بلاتا ہے اور اس عاجزہ کو ایسے بڑھاپے مین باہر بھیجدیا ہے

کارنل یونیورسٹی کے ایک عظیم الشان جلسہ کی تقریب پر یونیورسٹی مذکور کے پریزیڈنٹ صاحب نے اپنی تقریر مین بیان فرمایا ہے۔ کہ بائیبل ایک پرانی کتاب ہے۔ اور ایسے سانچہ مین ڈہلی ہوئی ہے۔ جو اس زمانہ کی تحقیقات کے مناسبت نہیں رکھتی۔ اس واسطے اب اس پر زور دینا مناسب نہین ہے۔ وہ مسیح پرانا ہو گیا ہے۔ اور اب نئے مسیح کی ضرورت ہے

انصار بدر

سب حمد و ثنا و شکر اس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے اخبار کے نکلنے کے لئے اپنے فضل سے سامان مہیا کئے اما بعد سب سے پہلے ناصر اس اخبار کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہین۔ کیونکہ انہین کے وجود کی برکت ان سب اخبارون کی بنا ہے۔ پھر اس اخبار کے ناصر حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی عبد الکریم صاحب ہین۔ جن کے درس قرآن اور پر حکمت کلمات اور وعظ و نصائح اس مین درج ہوتے ہین۔ اور حضرت مولوی محمد علی صاحب ہین۔ جنہون نے اس کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا اما بعد اس کالم مین انشاء اللہ تعالے ان تحریکات کا ذکر ہوگا۔ جو مختلف احباب کیطرف سے اس اخبار کی توسیع اشاعت کے متعلق وقتاً فوقتاً درج ہوا کرینگے

مجبی مخدومی برادرم منشی اللہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر میگزین نے اخبار بدر کیواسطے دس نئے خریدارون کیواسطے کوشش کرنے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالے ان مخدوم کو جزائے خیر دیوے

میان محمد حسین صاحب میانمیر سے تحریر فرماتے ہین کہ اخبار البدر کے جاری ہونے کیواسطے مین پہلے سے خواب دیکھا تھا۔ لیکن پیشانی کسی قدر بدلی ہوئی تھی (ایسی ہے کہ البدر بدر ہو گیا ہے)۔ خریدار پیدا کرنے کے واسطے کوشش کیجائیگی ۔

ڈائری

۳۰-مارچ ۱۹۰۵ء-اخبار بدر کے نکالنے کے متعلق جو تجویز میاں معراج الدین صاحب عمرؔ نے کی تھی اُسکا ذکر حضرت ہی کی خدمتمیں آیا-آپنے پسند فرمایا (اسکا مفصل ذکر اسی اخبار کے دوسرے حصّہ میں ہے)

۳۱-مارچ-آپکی طبیعت کچھ علیل تھی-تاہم نماز جمعہ میں جماعت کے ساتھ شامل ہوئے-

یکم اپریل-آج حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بہ سبب کثرت پیشاب بیمار ہے-حضرت اُن کا حال دریافت کرتے رہے اور فرمایا کہ ہم نے آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے-اگرچہ اپنی طبیعت بھی چنداں درست نہ تھی تاہم آپکے واسطے بہت دُعا کی ہے-مولوی صاحب نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ جناب کو عافیت دے-فرمایا جب دوستوں کی تکلیف سُن کر دُعا میں لگ جاتا ہوں تو اُس میں خود عافیت ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آچکا ہے-من کان فی عون اخیہ کان اللہ فی عونہ-یعنی جو شخص اپنے بھائی کی اعانت میں مصروف ہوتا ہے-خدا خود اُسکی اعانت کرتا ہے-اُسی رات یکم اپریل صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ نے ایک خواب دیکھا اور سنایا کہ قیامت آگئی ہے اور لوگ آسمان کی طرف اُڑ کر جارہے ہیں-اور دیکھا کہ ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ ہے-کوئی کہتا ہے کہ یہ بہشت تمہارے لئے ہے مگر ابھی جانے کا حکم نہیں ہے-

صاحبزادہ میاں بشیر احمدؐ نے اپنا ایک رویاء سنایا کہ پیر منظور محمدؐ صاحب کہتے ہیں کہ نصرۃ الحق پورا ہو گیا ہی اور چھپ گیا ہے-یہ خواب صاحبزادہ میاں شریف احمدؐ کے خواب کی تشریح ہے-یہ قیامت ہماری جماعت کے واسطے نصرۃ الحق ہے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ کے حصّہ پنجم کا دوسرا نام ہے اور آجکل زیر الطبع ہے) وحی الٰہی محونا نار جھنم کا ذکر تھا-حضرتؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے محاورات اور صرف ونحو کے قواعد کے ماتحت نہیں ہے اسکی مثالیں کتب الہامیہ اور انبیاء و اولیاء کے الہامات میں بہت ہیں کہ ایجاد کردہ قواعد زبان کے برخلاف کئی عبارتیں اور فقرات نازل ہوتے رہے ہیں-

یکم اپریل ۱۹۰۵ء شیخ عبدالحق صاحب بی اے حضرتؑ کی خدمتمیں حاضر ہوئے-فرمایا مدرسہ میں آپکے تقرر کی بہت خوشی ہوئی-خدا مبارک کرے-آپکا یہاں قیام کرنا میں بہت پسند کرتا ہوں-

۲-اپریل ۱۹۰۵ء-سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کے تقرر مستقل بر عہدہ سپرنٹنڈنٹ دفتر صاحب ضلع کی خبر حضرتؑ کیخدمت میں سنائی گئی-آپ بہت خوش ہوئے-اور فرمایا کہ شاہ صاحب ایک درویش مزاج آدمی ہیں اور خدا ایسے ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے-

مولوی عبدالکریم صاحب کی علالت طبع کا ذکر تھا حضرتؑ نے اُنکو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے آپکے واسطے اِس قدر دُعا کی ہے جس کی حد نہیں-

۴-اپریل ۱۹۰۵ء-صبح ۶ بجے یکدفعہ نہائت زور آور حملہ زلزلہ کا ہُوا-تمام مکانات اور اشیاء ہلنے اور ڈولنے لگ پڑیں-لوگ حیراں اور سراسیمہ ہو کر گھبرانے لگے-ایسے وقتمیں خدا کے مسیح کا حال دیکھنے کے لائق تھا-کیونکہ احادیث میں تو ہم پڑھا ہی کرتے تھے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے آسمانی اور زمینی واقعات پر خشیت اللہ کا بڑا اثر اپنے چہرے پر ظاہر فرماتے تھے-ذرا سے بادل کے نمودار ہونے پر آپ بے آرام سے ہو جاتے کبھی باہر نکلتے اور کبھی اندر جاتے-غرض اسوقت بھی نبی اللہ نے ہر کہ عارف تراست ترساں تر والے مقولہ کو عملی رنگ میں بالکل سچا کر کے دکھایا-زلزلہ کے شروع ہوتے ہی آپ بمعہ اہل بیت اور بال بچے اللہ تعالیٰ کے حضور میں دُعا کرنے میں شروع ہو گئے اور اپنے ربّ کے آگے سربسجود ہوئے-بہت دیر تک قیام رکوع اور سجدہ میں سارا کنبہ کا کنبہ بمعہ خدام کے گرا رہا اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے لرزاں و ترساں رہا-اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تمام مکانات اور جانوں کو گرنے اور تلف ہونے سے محفوظ رکھا اور کوئی ایسا واقعہ پیش نہیں آیا جیسا کہ دوسرے شہروں سے تباہی اور ہلاکت کی خبریں آرہی ہیں بلکہ ایسے مکانات جنکی پردے صرف ایک ایک اینٹ کے تھے اور کچھ پھٹے ہوئے بھی تھے اور بعض اینٹیں اُکھڑی ہوئی یونہی پڑی تھیں اُنہیں سے ایک اینٹ بھی نہیں گری چونکہ ہر دس منٹ کے بعد بار بار زلزلہ کا احساس ہوتا تھا اور تمام روز کچھ کچھ زلزلہ محسوس ہوتا رہا-اسواسطے حضور اقدسؑ نے برعائت اسباب مناسب سمجھا کہ سہ منزلہ مکان میں رہنے کے بجائے اپنے باغ والے مکان میں ایک دو روز کے واسطے رہائش اختیار کریں-اگرچہ اِس موقعہ پر کچھ خوف ہم سب کو دیکھنا پڑا ہے-تاہم دراصل اِس پاک مسیحؑ کے قدموں کے طفیل کوئی امر ہمارے واسطے فائدہ سے خالی نہیں-اول تو ۳-اپریل کی رویاء اس سے پوری ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھی تھی اور کئی ایک کو سنائی تھی-دوم اشتہار الوصیت میں جو ایک عظیم الشان پیشگوئی حضرت امامؑ نے ابھی چند روز ہوئے شائع کی تھی کہ ایک شور قیامت برپا ہے-اور موتا موتی لگی ہوئی ہے اور لوگ چیخ رہے ہیں وہ پوری ہوئی-یہ اشتہار الوصیت اخبار الحکم مورخہ ۲۸-فروری ۱۹۰۵ء اور اخبار البدر مورخہ ۵-مارچ ۱۹۰۵ء اور ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مارچ ۱۹۰۵ء میں شائع ہو گیا تھا-اِس زلزلہ کی خبر براہین احمدیہ میں بھی دیگئی تھی-غرض یہ ایک بڑا نشان ہے جو خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا-

اِسی زلزلہ کا ذکر تھا-حضرتؑ نے فرمایا کہ "یہ ایک قیامت ہے جو لوگ قیامت کے منکر ہیں وہ اب دیکھ لیں کسطرح ایک ہی سیکنڈ میں ساری دُنیا فنا ہو سکتی ہے-جب لوگوں کو بہت امن اور آسودگی حاصل ہوجاتی ہے تو وہ خدا ہی اعراض کرتے ہیں-یہانتک کہ خدا کا انکار کر دیتے ہیں-اِس قسم کا امن ایک خباثت کا پھوڑا ہی-یہ قیامت لوگوں کے واسطے عذاب مگر ہمارے واسطے مفید ہے"-

پھر آپنے سلطان احمدؐ کو دیکھنے والا رویاء بیان کیا جو الہامات کے ذیل میں درج کیا گیا ہے اور میاں بشیر احمدؐ اور شریف احمدؐ کے خوابوں کا پھر ذکر کیا اور براہین احمدیہ کے حصّہ پنجم کے چھپنے کا ذکر کیا جسکا نام نصرۃ الحق ہے اور فرمایا "یہ قیامت ہماری نصرۃ الحق ہی ہم صبح ہی مضمون لکھ رہے تھی اور اس الہام پر پہنچے تھے جو براہین احمدیہ میں درج تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا-لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا-ہم یہ الفاظ لکھ ہی رہے تھے اور اسکے پورا ہونیکے ثبوت آگے درج کرنے کو تھے کہ یکدفعہ زلزلہ ہُوا-یہ ایک زور آور حملہ ہے اور پیشگوئی میں حملوں کا لفظ جمع ہے جو عربی میں تین پر اطلاق پاتا ہے-اِسواسطے خوف ہے کہ طاعون اور زلزلہ کے علاوہ کوئی اور تیسرا حملہ باقی ہے خدا اپنے مسیح کی سچائی کیواسطے دکھائے گا [illegible] کے واسطے خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمایا ہے-اور ابھی خدا جانے کیا ہے باہر سے خبریں آئیں گی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر تباہی ہوئی ہے ہم نے کل ہی کہا تھا کہ خواب سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہیبت ناک نشان ہونیوالا ہے-یہ ایک ہلاکت کا نشان ہے-جماعت کے سب لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حالتوں کو درست کریں-توبہ و استغفار کریں اور تمام شکوک و شبہات کو دور کر کے اور اپنے دلوں کو پاک و صاف کر کے دُعاؤں میں لگ جائیں اور ایسی دُعا کریں کہ گویا مر ہی جائیں تاکہ خدا اُنکو اپنے غضب کی ہلاکت کی موت سے بچائے-بنی اسرائیل جب گناہ کرتے تھے تو حکم ہوتا تھا کہ اپنے تئیں قتل کر دو-اب اِس اُمت مرحومہ سے وہ حکم تو اُٹھا لیا گیا ہے مگر یہ اسکے بجائے ہی کہ دُعا ایسی کرو کہ گویا اپنے آپکو قتل ہی کر دو-یہ الہامات جو پہلے سے شائع ہو چکے ہیں کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جائیگا اور یہ کہ ایک چونکا دینے والی خبر-یہ سب اب پورے ہو گئے ہیں اور دیکھنے والوں کے واسطے کافی سے زیادہ سامان ایمان لانیکے پیدا ہو چکے ہیں"-

۵-اپریل ۱۹۰۵ء-سید امیر علیشاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر کو مخاطب کر کے نہائت لطف و مہربانی کے ساتھ حضرتؑ نے فرمایا کہ "آپکو کچھ تکلیف تو نہیں ہوئی"-انہوں نے

نشان زلزلہ کے اخبار

زلزلہ کے متعلق چاروں طرف سے ایک شور قیامت کی صدا آرہی ہے۔ شملہ سے خبر آئی ہے۔ کہ بہت سی سرکاری کوٹھیاں یہاں تک گورنمنٹ ہوس اور دیگر دفاتر کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بھاگسو پہاڑی سے تی ٹیریم کے متعلق خبر ہے۔ کہ بالکل دب گیا ہے۔ اور اس کے ارد گرد کے پہاڑوں کے متعلق مولوی قایم الدین صاحب مدرس مدرسہ نورپور جو خط ہمارے پاس بھیجا ہے۔ اسکی نقل ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

جناب بالتسلیم۔ یہاں زلزلہ سوا چھ بجے دن کے ۵ منٹ ہوا۔ لیکن نقصان بالکل نہیں ہوا۔ پالم پور۔ کانگڑہ۔ دہرم سالہ رہلو۔ چڑی ستاہیوں میں جانوں کا از حد نقصان ہوا۔ اور شاذ و نادر گھر بچا۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ دس فیصدی آدمی ان قصبوں میں سلامت رہے ہیں۔ اور ڈاکیں شہر مذکورہ بالا کی بند ہیں۔ اور تاریں ٹوٹ گئی ہوئی ہیں۔ ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء

مولوی قایم الدین از نورپور

امرتسر سے خبر آئی ہے کہ ۸۰ فیصدی مکانات کو صدمہ پہنچا ہے۔ کوئی گر گیا ہے۔ کوئی گرنے کو تیار ہے۔ کوئی اس قابل ہے۔ کہ نئے سرے سے مرمت کیا جائے۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہو گیا ہے۔

لاہور کے متعلق کافی ہوگا۔ کہ ہم اپنے دوست عزیز سید محمد اسمٰعیل صاحب کے خط کو ہی نقل کر دیں جنہوں نے اسوقت کا نقشہ قیامت ایسا کھینچا ہے۔ کہ پڑھکر ایک عبرت حاصل ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

اب تک تو خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہوں۔ آگے اس کی مرضی پہلے تو ہم لوگ طاعون سے ہی پناہ مانگتے تھے اب ایسی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ کہ اس کو بھی لوگ بھول گئے۔ پرسوں میرے مکان کے پاس ہی ایک مکان ہے اوسکو آگ لگی۔ اسقدر دھواں آتا تھا کہ دم بند ہونے لگا۔ جب شعلے بلند ہوئے۔ تو اتنی گرمی۔ کہ بیٹھا نہ جاتا تھا یہی خطرہ تھا۔ کہ اب ہمارے گھر تک پہنچی کہ پہنچی۔ اسباب اٹھانے کے فکر میں ہی تھا۔ کہ آگ بجھانے والے انجن آگئے۔ خدا خدا کر کے دوپہر سے لیکر شام تک کہیں وہ آگ فرو ہوئی۔ آج اور اک قہر شہر پر نازل ہوا۔ صبح کی نماز پڑھکر پلنگ پر بیٹھا ہوا کتاب دیکھ رہا تھا کہ یکایک چارپائی ہلنی شروع ہوئی میں سمجھا کہ معمولی زلزلہ ہے۔ کوٹھے پر جا چڑھا۔ کہ اتنے میں ایک دم سے اس زور سے جھکولے آنے شروع ہوئے۔ کہ خدا کی پناہ۔ پیر زمین پر نہیں ٹکتا تھا۔ مکان اس طرح سامنے ہلتے تھے۔ جس طرح بائوگراف ہیں۔ جدھر نظر اٹھاکر دیکھو۔ کہیں پاخانہ کہیں دیوار کہیں کٹہرا کہیں چھت غرض وہ وہ ڈراونی گھڑی تھی۔ کہ خدا کسیکو نہ دکھاوے۔ ہر وقت یہی خیال تھا۔ کہ اب میں بھی کوٹھے سمیت زمین پر۔ مکان وغیرہ گرنے سے ایسی مٹی اڑی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دینا بند ہو گیا۔ اور گرد کے مارے سانس رکتا تھا۔ نہ پائے رفتن۔ نہ جائے ماندن اوپر رہو تو نیچے گرنے کا خوف نیچے جاؤ تو مکانوں کے نیچے دبنے کا ڈر۔ غرض عقل ماوی ہوئی تھی۔ جب ذرا تھما۔ تو میں تو کپڑے پہن کالج بھاگا۔ وہاں جتنے لعلے قسم کے کرایہ پر دینے والے کمرے ہسپتال کے تھے سب شق۔ جو مریض کہ کروٹ بدل نہیں سکتے تھے۔ وہ جان کے ڈر کے مارے باہر دوڑے ہوئے نکل آئے غرض بہت سی جگہ دراڑیں پڑ گئیں اتنے میں زخمی آنے شروع ہوئے۔ کسی کا سر پھٹ گیا تھا۔ کسی کا ہاتھ۔ کسی کا پیر ٹوٹ گیا تھا۔ غرض کچھ نہ پوچھو۔ ہسپتال میں ایک میلہ لگ گیا تھا۔ ایک بیمار تو آتے ہی جان بحق ہوا۔ ہمارے کھڑے کھڑے ایک اور چھوٹا سا جھولا آیا۔ شہر کا یہ حال ہے۔ کہ بہت سے لوگ مر گئے کسی کے نیچے دب گئے۔ ایک سارا کنبہ ہی مکان کے نیچے آگیا۔ بعض جگہ جہاں گلیاں تنگ تھیں۔ وہاں مقابل کے مکان بالکل مل گئے۔ سنہری مسجد کے دونو منارے زمین پر۔ شاہی مسجد کو بھی کچھ نقصان پہنچا ٹاون ہال زمین سے پیوستہ ہو گیا۔ سٹیشن کا بہت سا حصہ غارت ہو گیا۔ غرض کوئی گلی یا بازار نہیں ہے۔ جہاں کوئی مکان نہ گرے ہوں اور شاید کوئی مکان ہی شہر میں ہو جس میں کئی جگہ شق اور دراڑیں نہ پڑ گئی ہوں اگر آدھا منٹ بھی اور رہتا۔ تو سارا شہر صاف ہو جاتا۔ اب بھی یہ حال ہے۔ کہ معمولی سا زلزلہ آجائے۔ تو سینکڑوں مکان گرنے کو طیار کھڑے ہیں۔ دفتر محکمہ ہیئت سے یہ اطلاع نکلی ہے۔ کہ چار روز تک پھر خطرہ ہے اور اب تک دو تین دفعہ آہستہ آہستہ برابر حرکت معلوم ہوتی رہی ہے۔ لوگ بے مکان پھر رہے ہیں۔ مکان نہیں ملتا۔ مزدور ایک روپیہ دہاڑی پر لگ رہے ہیں۔ سب عجب ایک حالت وارد ہو رہی ہے۔ لوگوں۔ بچوں۔ جوانوں۔ بڈھوں کے مجمعے بن بن کر یا ستار۔ یا غفار۔ اللہ سا ڈا بخشنہار۔ اسیں بندے گنہگار۔ کہتے ہوئے گلی کوچہ میں پھر رہے ہیں غرض ایک قیامت کا نمونہ تھا۔ جو آج صبح نظر کے سامنے سے گزرا۔ اور کئی لوگوں نے سمجھا کہ واقعی قیامت ہی آگئی اور جو مر گئے ان کے لئے تو گویا سچ مچ قیامت والی ہی آنا فاناً موت تھی شملہ۔ دلی۔ کشمیر وغیرہ سے تاریں آرہی ہیں۔ کہ وہاں بھی سخت زلزلہ ہوا ہے۔ امید ہے۔ کہ قادیان میں بھی ضرور ہوا ہوگا۔ کیونکہ ایک عالمگیر طوفان تھا فی الفور لکھو کہ وہاں تو خیریت رہی۔ الحمد للہ یہاں خیریت رہی۔ (ایڈیٹر) رات کے ۱۲ بجے پھر زلزلہ آنیکی خبر ہے بعض دفتر آج اس واسطے بند ہو گئے۔ کہ لوگ اپنا اپنا بندوبست گھر وغیرہ کا کریں۔ غرض وہ افراتفری ہے کہ ہر شخص اپنی جان کی فکر میں لگا ہوا ہے کہ یہاں تک کہ ہمارا ایک ہم جماعت دہریہ تھا جب سب اس کے ساتھ والے خدا کا نام لینے لگے۔ تو وہ بھی رام رام وغیرہ کرنے لگا۔ جب زلزلہ بند ہو گیا۔ تو کہنے لگا کہ بڑی غلطی ہوئی کہ جان کے خوف سے میرے دل میں بھی خدا کا خیال پیدا ہو گیا یہ میں نے بڑی غلطی کی اور میری کمزوری ظاہر ہو گئی ورنہ مجھے اس وقت خدا کا نام لینا تو درکنار خدا خدا کہنے والوں پر ہنسنا چاہیئے تھا۔ ہم نے سنا ہے کہ سٹیشن کو بہت صدمہ پہنچا ہے ابھی مفصل کیفیت معلوم نہیں ہوئی ہم خود جا کر دیکھ لینا ...

مدرسہ قادیان

قادیان مین ایک مدرسہ ہے۔ جس مین مین بھی ایک طالب ہون۔ اور مین کیا خود میرے استاد حضرت مولوی نورالدین صاحب بھی اسی مدرسہ مین درس حاصل کرنے کے لئے اپنے وطن اور کاروبار کو ترک کر کے قادیان مین آ بیٹھے ہین۔ لیکن اس جگہ میری مراد اس مدرسہ سے نہین بلکہ میری مراد تعلیم الاسلام ہائی اسکول سے ہے جو اس زمانہ کے نوجوانون اور بچون کو عام شہرونکی زہریلی ہوا کے اثر سے بچانے کے واسطے اور دینی تعلیم کیساتھ ساتھ رسمی و رواجی تعلیم دینے کے واسطے سات سال سے قائم ہے۔ اور جس کی خدمت معلمی و ہیڈماسٹری مین چار سال سے زائد عرصہ تک یہ عاجز بھی مصروف رہا ہے۔ اس خدمت کو اس عاجز نے جس طرح سے ادا کیا سو کیا اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ البتہ اپنی کمزوریون اور غلطیون کیواسطے اللہ تعالیٰ کے حضور مین معافی کا خواستگار ہون اور ان استاد صاحبان کا مشکور ہون۔ جنہون نے انتظامی معاملات مین ہمیشہ میری امداد کی اور ان شاگردون کیواسطے دعائے خیر کرتا ہون جنہون نے تعلق محبت اور اخلاص کا میرے ساتھ قایم رکھا اگرچہ بلحاظ ایڈیٹری اخبار ہذا کے میرا فرض ہے کہ اخباری رنگ مین مدرسہ کی خدمت کا خیال رکھون لیکن بوجہ اس تعلق کے جو میرا اب تک مدرسہ کیساتھ رہا۔ بلکہ اب بھی میری یہ خواہش اور دعا ہے کہ مدرسہ کی خدمات مین میرا وہ حصہ قائم رہے جو میرے لئے رضائے الٰہی کے حصول کا موجب ہو۔ اللّٰھم انی اسئلک الغنیمۃ من کل برٍّ والسلامۃ من کل اثمٍ۔ مین اپنے اس تجربہ سے جو مجھے اس عرصہ میں طلباء اور استادون کے ساتھ ایسا قریبی تعلق ہونے کے سبب حاصل ہوا ہے۔ احمدی احباب کو بلکہ ان تمام لوگون کو جو مسلمان کہلاتے ہین نہین۔ بلکہ تمام دنیا کی مخلوق کو باآواز بلند یہ کہنے کیواسطے طیار ہون اور کہتا ہون کہ اس وقت دنیا بھر میں یہ مدرسہ تمام مدرسون پر کیا بلحاظ اس نیک صحبت کے جو یہان حاصل ہوتی ہے اور کیا بلحاظ سچے خیر خواہ دعا کرنیوالے استادون کے جو یہان ملتے ہین اور کیا بلحاظ اولین سابقین بندگان خدا کے جنکے سپرد اس کا انتظام ہے اور کیا بلحاظ اس بات کے کہ اسکی بنیاد اس شخص نے رکھی ہے۔ جو خدا کیطرف سے تمام روئے زمین کے واسطے ہیڈماسٹر بلکہ ایک ہی ماسٹر بنا کر بھیجا گیا ہے یہ مدرسہ تمام دنیا کے مدارس پر فوقیت رکھتا ہے۔ مبارک ہین وہ بچے جو اسمین تعلیم پائین اور مبارک ہین وہ باپ جنکی اولاد اسمین تعلیم پائے اور پھر مبارک ہین وہ احباب جو ایسے وقت اس کی مالی امداد دین دوسر تو سمجھین یا نہ سمجھین پر احمدی احباب تو اس بات کو سمجھ چکے ہین انکے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو اس عظیم الشان فایدہ سے ہرگز محروم نکرین۔ کیونکہ آئندہ نسلین اس بات کا فخر کرینگی۔ کہ انھون کے تئے اس مدرسہ مین تعلیم پائی اور اپنے ان بزرگون کیواسطے دعائے خیر کرین گے۔ جنہون نے ان کو اس مدرسہ مین بھیجا ہے۔ سب سے زیادہ ضروری بات یہی ہے۔ کہ ایسے طلباء کی تعداد بڑھائی جاوے جو اپنے خرچ کو برداشت کرین اور فیس مدرسہ مین کافی ترقی رہے تو کہ مدرسہ اپنے خرچ کو خود برداشت کر سکے۔ فیس دینے والے طلباء کی کافی تعداد پیدا ہو جائے۔ تو یہ امر کوئی مشکل نہین بہت سے مدارس مختلف شہرون مین اس وقت ایسے موجود ہین۔ جن کو کسی بیرونی امداد کی ضرورت نہین پڑتی بلکہ صرف فیس سے تمام اخراجات چل جاتے ہین۔ امید ہے کہ احباب میری گذارش کیطرف توجہ فرمائین گے۔ والسلام۔ (ایڈیٹر)

بدر

احمدیہ جماعت کا ارزان ہفتہ وار اخبار۔ ہر ہفتہ مین بروز جمعرات۔ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے ہیڈکوارٹر قادیان ضلع گورداسپور ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ ؏ ہے۔ اس سے زیادہ کارخانہ کے استحکام کیواسطے جو کچھ دوست مرحمت فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ اس اخبار مین حضرت امام علیہ السلام کے حالات۔ رویاء۔ کشوف۔ الہام۔ ڈاک ولائیت۔ درس قرآن خطبہ جمعہ۔ کلمات طیبات وغیرہ امور۔ درج ہوا کرین گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تمام اشتہارات جنمین کوئی نامناسب امر نہو درج کئے جائین گے۔ اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے۔ تمام تحریرین برائے انطباع اور خط و کتابت بنام ایڈیٹر و مینجر آنی چاہیئے۔ صرف ایڈیٹر و مینجر کے الفاظ لکھنے کافی ہین۔ کسی کا نام لکھنا ضروری نہین لیکن ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ والسلام

مینیجر

مطبع بدر مین میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا۔